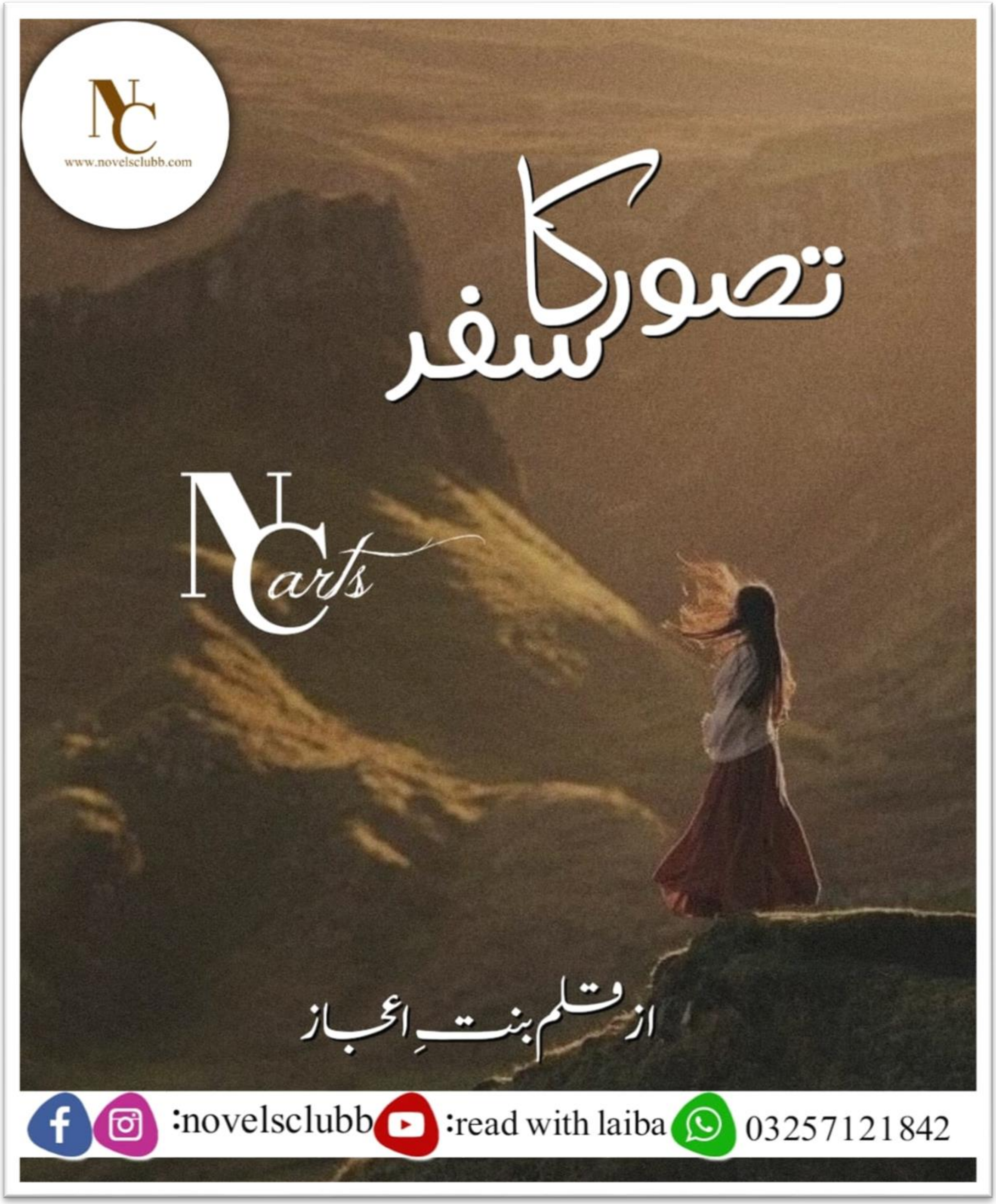
www.novelsclubb.com
تصور کا سفر
NC arts
از قلم بنتِ اعجاز
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

تصور کا سفر

از قلم

بنتِ اعجاز

www.novelsclubb.com

تصوّر کا سفر

وہ بستر پر لیٹی دیوار گیر گھڑی کو گھور رہی تھی جسکی ایک سوئی بارہ اور ایک کے ہندسے کے عین درمیان میں کھڑی تھی اور دوسری چھ کے ہندسے پر کھڑی تھی وہ لحاف اوڑھتے آنکھیں مونڈھ گئی...ذہن کے دریچوں پر کہانی بننے لگی...

اس شاندار محل کے دروازے چرچراہٹ کی آواز کے ساتھ کھلے یکے بعد دو گاڑیاں محل کے اندر داخل ہوئیں۔۔۔کالے رنگ کا گاؤن پہنے "عائلہ نور" دو ملازماؤں کے ہمراہ گاڑی سے نکلتی اندرونی دروازے کی طرف بڑھی دروازے پر ہاتھ رکھتے اسکی نظر باغیچے سے دکھتے آم کے درخت پر جا ٹھہر وہ وہیں سے پلٹتی اُس طرف بڑھ گئی ملازمہ نے روکنا چاہا۔۔۔

"عائلہ بی بی آغا جان۔۔۔"

وہ ابھی اپنی بات پوری کرتی کہ عائلہ نور نے اسکی بات اچک لی۔۔۔

"میں بس کچھ دیر یہاں بیٹھنا چاہتی ہوں مریم بی ابھی شام ہونے میں وقت ہے۔۔۔"

یہ کہتے عائلہ نور باغیچے کی طرف چل دی پیچھے مریم بی نے تاسف سے اسکی پشت دیکھی۔۔۔ایک عجیب سی افسردگی سی انکی آنکھوں میں در آئی۔۔۔

وہ باغیچے میں بنے ایک لکڑی کے بینچ پر بیٹھ گئی چہرے پر ابھی بھی نقاب تھا۔۔۔شام کے وقت تمام عورتوں کو محل سے باہر رہنے کی اجازت نہیں تھی مگر ابھی شام چار بجے کا وقت تھا۔۔۔سو اسے یہاں بیٹھنا مناسب لگا۔۔۔اسکے دائیں طرف جامن کا درخت تھا اور بائیں طرف آم کا۔۔۔عائلہ نور ہمیشہ یہاں آکر بیٹھتی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ یونہی چہل قدمی کرنے لگی سوچ کے تسلسل میں ماضی کی ایک صبح کا سایا لہرایا تھا۔۔۔

'وہ روز کی طرح اپنے ڈپارٹمنٹ سے نکل کر حازم کے ڈپارٹمنٹ کی طرف چل دی تھی جامنی رنگ کے شفون کے فراک پر پیلے رنگ کا دوپٹہ اچھے سے پھیلا کر لیا تھا۔۔۔آدھے بالوں کو کیچر سے سمیٹے باقی کھلے چھوڑے تھے۔۔۔حازم اپنے دوستوں کے ساتھ مصروف تھا اسے دیکھتے سرعت سے اسکی طرف بڑھا۔۔۔ براؤن رنگ کی شلوار کمیز پر کالی چادر سنبھالتے اس سے چار قدم کے فاصلے پر رک گیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"اسلام علیکم نور! کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟"

سب اسے عائلہ نور کہتے تھے یا صرف عائلہ ایک وہ واحد تھا جسکے لیے وہ نور تھی اور کسی کے لیے وہ نور نہیں تھی۔۔۔

"الحمد للہ بلکل ٹھیک۔۔۔آپ کیسے ہیں۔۔۔؟؟"

اسنے ایک نظر حازم کو دیکھا جو اب دیوار سے پشت لگائے سامنے درخت پر نظریں جمائے کھڑا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہوں۔۔۔"

عائلہ نور کو اسکا انداز کچھ اجنبی لگا تبھی پوچھ بیٹھی۔۔۔

"کیا بات ہے حازم آپ کچھ پریشان۔۔۔"

ابھی وہ بات مکمل کرتی کہ حازم نے اسے بیچ میں ٹوکتے اپنا سوال کر ڈالا۔۔۔

"آپ نے آج بھی دوپٹہ سر پر نہیں جمایا۔۔۔؟؟"

اسکے سوال پر وہ ایک پل کو گڑبڑا گئی پھر سرعت دوپٹہ سر پر لیا۔۔۔

"وہ لیا تھا پھر گرمی لگ رہی تھی تو۔۔۔"

وہ کچھ نا بولا بس خاموش سا سامنے دیکھتا رہا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"ہم دونوں میں کچھ بھی ایک جیسا نہیں ہے۔۔۔یہ رشتہ عجیب سے موڑ پر رک گیا ہے۔۔۔"

"رکا نہیں ہے ہم اس رشتے کو آگے بڑھا رہے ہیں بس آپ کے والدین کے آنے کا انتظار ہے۔۔۔"

عائلہ کو اسکی عجیب بات پر بُرا لگا تھا اسی لیے بیچ میں کاٹ دی۔۔۔اسکی اس طرح بولنے پر حازم نے ایک نظر اسے دیکھا اور لب بھینچے دوبارہ سامنے دیکھنے لگا یقیناً اگلی باتیں اسے بہت تکلیف دینے والی تھیں۔۔۔

"نور ہم دونوں یہ بات بہت اچھے سے جانتے ہیں آپکی اور میری حیثیت میں بہت فرق ہے۔۔۔اسی لیے میں آپکو بہت پہلے ہی روکتا آیا ہوں لیکن۔۔۔"

"لیکن کیا اب ان باتوں کا کیا مقصد ہے آپ جانتے ہیں نا کہ مجھے ان سب چیزوں سے فرق نہیں پڑتا۔۔۔"

"لیکن آپکے آغا جان کو تو پڑتا ہے نا وہ کیسے اپنی محلوں میں رہنے والی بیٹی کا ہاتھ ایک معمولی سے شخص کو دے سکتے ہیں وہ جسکی پڑھائی ابھی چل رہی ہے اور پارٹ ٹائم ٹیچنگ کی جاب کر رہا ہے۔۔۔ میرا مستقبل ابھی کچھ بھی نہیں ہے وہ کیسے اس رشتے کے لیے حامی بھر سکتے ہیں۔۔۔"

اسکی باتوں سے عائلہ کو اپنا دماغ سن ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

"تو حازم وہ میرے آغا جان ہیں میں انہیں سمجھاؤں گی وہ میری خوشی کے لیے کچھ بھی کر سکتے ہیں۔۔۔ آپ کیوں یہ سب کہ رہے ہیں۔۔؟؟"

حازم نے اب پوری توجہ اسکی جانب مبذول کر لی تھی اسکی آنکھوں میں ایک عجیب سا تاثر رقم تھا جیسے کچھ کرنے کی ٹھان چکا تھا۔۔۔ اسکی آنکھوں میں دیکھتے عائلہ کو اسکے ارادوں سے خوف آیا تھا۔۔۔

میری بات سنیں نور اب آپ میری بات نہیں کاٹیں گی پلیز۔۔۔ آپ جانتی ہیں نا میں ہمیشہ آپ سے یہی کہتا ہوں کہ میری شریکِ حیات نماز کی پابند ہو باپردہ ہو

آپ ہمیشہ ٹال دیتی ہیں یہ سچ ہے کہ میرے دل میں آپکے لیے احساسات ہیں لیکن ہر مرد یہی چاہتا ہے کہ اسکی بیوی صرف اسکے سامنے بے حجاب ہو۔۔۔اور آپکو آج تک میں نے نظر بھر کر نہیں دیکھا لیکن یہ لوگ جب ایسے دیکھتے ہیں تو میں ضبط کی انتہا پر ہوتا ہوں انسے لڑوں بھی تو کس حق سے۔۔۔اور انسے لڑنے سے پہلے میں آپ سے کیوں نہ پوچھوں۔۔۔ لیکن آپ خود کو نہیں بدل پا رہیں تو میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔۔۔"

کچھ پل کو وہ ٹھہرا تھا اسنے جو جو گزری رات کو سوچا تھا سب کسی رٹے رٹائے طوطے کی طرح کہ دیا لیکن اگلی بات کہنے کی ہمت اس میں نہیں تھی۔۔۔عائلہ نور ہونک بنی اسکے سامنے کھڑی تھی اور وہ بات کرتے اسکے قدموں میں دیکھ رہا تھا ہمیشہ کی طرح۔۔۔

"میں۔۔۔دو سالوں کے لیے۔۔۔لندن جا رہا ہوں۔۔۔ باقی پڑھائی وہیں کروں گا۔۔۔اور آپ مجھسے واعدہ کریں نور آپ ان دو سالوں میں خود کو نماز کا پابند بنا لیں

گی اور دین کو سمجھنے کی کوشش کریں گی۔۔۔نور دین آپشنل نہیں ہوتا دین ضروری ہوتا ہے ہر کام ہر رشتے اور ہر احساس سے۔۔۔یہ بات یاد رکھنا۔۔۔مجھے۔۔۔جانا ہے نور مجھے سمجھنا۔۔۔آئم سوری۔۔۔"

وہ خود اٹکی سانسوں سمیت کہہ رہا تھا آنکھوں میں اسکے بھی نمی تھی اندر سے وہ بھی تڑپ رہا تھا لیکن۔۔۔کیا کر سکتا تھا اسکے بس میں بھی تو نہیں تھا۔۔۔اسنے کچھ پل انتظار کیا پھر ایک نظر عائلہ کو دیکھتا پیچھے کی طرف قدم لینے لگا۔۔۔عائلہ خالی خالی نظروں سے اسے اوجھل ہوتا دیکھنے لگی۔۔۔'

جونہی وہ ماضی سے نکل کر حال میں لوٹی تو احساس ہوا وہ چلتے چلتے پچھلے دروازے سے محل سے باہر نکل آئی تھی اور اس جگہ بہت کم لوگ آتے تھے۔۔۔اس وقت وہ جگہ بہت ویران تھی اسنے وہاں سے پلٹنا چاہا تبھی اسکی نظر ایک عجیب سے دروازے پر پڑی جس پر اوپر نیچے دو دو گھڑیاں بنی تھیں ایک گھڑی درمیان میں بنی

تھی جو باقیوں سے کچھ بڑی تھی۔۔۔وہ عجیب نظروں دیکھتی بے دیہانی میں اس دروازے کو کھول بیٹھی تو تیز روشنی نے اسے آنکھیں میچنے پر مجبور کر دیا۔۔۔

جیسے ہی اسکی آنکھیں اس روشنی سے مانوس ہوئیں تو سامنے کا منظر اس پر واضح ہوا۔۔۔وہ مسمرائز یک ٹک اس منظر کو دیکھتی رہ گئی جہاں سامنے سر سبز پہاڑوں سے سفید آبشار پھوٹ رہی تھی نیلا آسمان کتنا دلکش دکھائی دے رہا تھا سب۔۔۔وہ بے خودی کے عالم میں آگے بڑھتی گئی۔۔۔پہاڑ کے پاس جاتی وہاں آبشار کو چھوتی ایک دم سے جیسے موڈ خوشگوار ہو گیا تھا ایک دم ہی اسکے دماغ میں کلک ہوا تھا بھلا انکے شہر میں ایسی جگہ وہ بھی اس کے گھر کے پاس جیسے ہی وہ پلٹی دروازہ سرے سے ہی غائب، وہ حیران سی اپنے آس پاس دیکھنے لگی اتنی دور تو نہیں آئی تھی پھر یہ کیا تھا وہ ایک دم بہت پریشان ہو گئی تھی۔۔۔بہت دیر ڈھونڈنے کے بعد بھی جب کوئی راستہ نہ دکھا تو وہ خاموش آنسو بہانے لگی جتنی بھی مظبوط سہی لیکن وہ یہاں بلکل

اکیلی تھی۔۔۔اچانک اسے خود پر کسی کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی جو نہی بائیں جانب دیکھا تو وہ بس دیکھتی ہی رہ گئی اسکی حالت ایسی تھی جیسے کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔۔۔اب وہ شخص قدم بہ قدم چلتا اسکی طرف آرہا تھا اور یہاں تک کہ عین اسکے مقابل کھڑا ہو گیا۔۔۔

"اسلام علیکم ! کیا آپ میری تھوڑی سی مدد کر سکتی ہیں دراصل یہاں کوئی نہیں دکھ رہا میں ایک دروازے سے یہاں آگیا لیکن وہ بھی اچانک پتہ نہیں کیسے غائب ہو گیا۔۔۔مجھے نکلنا ہے اگر آپ۔۔۔"

تین سال بعد اسکی سماعتوں نے یہ آواز سنی تھی وہ خلق تر کرتی آواز بدل گئی کیونکہ۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھی حاذم اسے پہچانے۔۔۔

"وعلیکم السلام ! میں بھی یہاں کھو گئی ہوں مجھے بھی واپسی کا راستہ نہیں آتا جس دروازے سے آئی تھی وہ غائب ہو گیا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اسنے بمشکل اپنی آواز کو بدلتے لہجہ درست رکھتے کہا لیکن حازم کو اسے لہجے میں صاف لرزش محسوس ہوئی تھی تبھی جھٹکے سے اسنے قدموں سے نظریں اٹھا کر ایک نظر اسے دیکھا تھا پھر سرعت سے رخ موڑ گیا۔۔۔

"چلیں ہم ایک ہی منزل کے مسافر ہیں۔۔۔اگر آپ کو مناسب لگے تو ساتھ چلتے ہیں شاید آگے جا کر کوئی راستہ مل جائے۔۔۔"

اسنے عائلہ کو کہا کیونکہ وہ جانتا تھا یوں کسی اجنبی پر اعتبار کرنا سامنے کھڑی لڑکی کے لیے مشکل ہوگا لیکن اسے حیرانگی ہوئی تھی کیونکہ وہ محض سر اثبات میں ہلاتی اسکے ہمراہ چل دی۔۔۔

چلتے چلتے پاؤں شل ہو گئے تھے عائلہ نور حازم سے تین قدم کے فاصلے پر چل رہی تھی اب تھکنے لگی تھی پہاڑ کب کے گزر چکے اب وہ لوگ کسی جنگل کے پاس سے

گزر رہے تھے۔۔۔ عجیب ہی جگہ تھی اپنے محل میں شام ہونے والی تھی لیکن جیسے ہی دروازہ پار کیا تھا تو یہاں دھوپ تھی لیکن اب تو یہاں بھی شام ہونے کو آئی تھی۔۔۔ایک دم حازم نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھے کھڑی تھی۔۔۔

"کیا ہوا آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟؟"

"اور نہیں چلا جا رہا۔۔۔"

اسنے ویسے ہی دوبارا آواز بدل کر جواب دیا ایک یقین تھا کہ وہ اسکی آواز پہچان جائے گا۔۔۔

"کچھ دیر یہاں بیٹھتے ہیں۔۔۔"

حازم اسے کہتا وہیں بیٹھ گیا وہ بھی زرا دور کچھ قدم کے فاصلے پر بیٹھ گئی بھوک سے پیٹ میں چوہے دوڑ رہے تھے۔۔۔حازم کا حال بھی کچھ مختلف نہیں تھا یکدم وہ

اپنی جگہ سے اٹھا اور جنگل کے اندرونی حصے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔عائلہ نے الجھی نگاہوں سے اسکا تعاقب کیا۔۔۔کچھ دیر کے بعد وہ ہاتھ میں کچھ لال پیلے سے رنگ کے گوز بیر لیے آیا اور کچھ عائلہ کی طرف بڑھائے۔۔۔

"یہ بیر مجھے جنگل سے ملیں ہیں اس وقت یہی میسر ہیں آپ کھالیں یقیناً بھوک لگی ہو گی۔۔۔"

اس وقت تو یہی ملنا غنیمت تھا جانے وہ کہاں سے لایا تھا اسنے جزاک اللہ کہتے پکڑ لیے تو حازم کچھ فاصلے پر جا کر اس سے رخ موڑے بیٹھ گیا تاکہ وہ نقاب اتارے باآسانی کھالے۔۔۔وہ آج بھی ویسا تھا وہ بیر ہاتھوں میں لیے پھر ماضی میں کھو گئی تھی۔۔۔

'اس روز عائلہ گھر آکر بہت روئی تھی وہ شخص ایسا کیسے کر سکتا تھا یوں اچانک سب ختم کر گیا تھا وہ مجھے اس لیے چھوڑ گیا کہ میں اللہ سے دور تھی مجھے وقت دیتا میں مانتی ہوں میں ہمیشہ ٹال دیتی ہوں لیکن پھر بھی یوں چھوڑنا تو نہیں چاہیے نا۔۔۔

پھر اسنے تفسیر احادیث کی مختلف کتابیں منگوائی ایسی آیات ڈھونڈنے لگی جہاں یوں اپنی محبت چھوڑ دینا حلال تھا۔۔۔اسے کہاں پتہ تھا کبھی کسی نے دینی تعلیم دی ہی کب تھی۔۔۔بلآخر اسکی نظر ایک آیت پر پڑی۔۔۔

ترجمہ: "جب تک تم اپنی پسندیدہ چیز اللہ کی راہ میں خرچ نہ کروگے ہر گز بھلائی نہ پاؤگے،اور جو تم خرچ کرو اسے اللہ بخوبی جانتا ہے"

(القرآن 3:92)

اور پھر اسکی آنکھوں سے زارو قطار آنسو بہنے لگے اور اس روز عائلہ نور بدل گئی اسکی ہنسی کہیں دور کھو گئی۔۔۔

اگلے روز اسنے یونیورسٹی جانے سے انکار کر دیا اور اپنا داخلہ ایک مدرسے میں کروایا وہاں وہ قرآن کی دہرائی کے ساتھ ساتھ تفسیر بھی سمجھنے لگی۔۔۔ تین سال گزر گئے تھے آخری سال رہ گیا تھا اسکے عالمہ بننے میں اب وہ خود کو اللہ کے قریب سمجھتی تھی۔۔۔اور حازم وہ ان تین سالوں میں کہیں نہیں تھا اسنے دو سال بعد آنے کا کہا

www.novelsclubb.com

تھا لیکن دونوں ہی ایک دوسرے سے بے خبر تھے۔۔۔رہی محبت تو وہ تو شاید آج بھی کہیں نا کہیں قائم تھی کبھی کبھی چند آنسو وہ اس محبت کے نام بہاتی تھی۔۔۔'

حازم کی آواز نے اسے حال میں واپس بلایا۔۔۔وہ اسے چلنے کو کہہ رہا تھا کیونکہ رات کافی ہو رہی تھی اب جنگل میں رہنا خطرے کا باعث بن سکتا تھا وہ پھر اٹھ کر چل دی۔۔۔ایک گھنٹہ مزید چل لینے کے بعد انہیں ایک بستی دکھی تھی جہاں بہت سے خیمے تھے کہیں آگ جلا کر روشنی کی ہوئی تھی یوں محسوس ہوا جیسے وہ بہت سال پیچھے چلے گئے ہوں دونوں حیران سے آس پاس کے منظر کو دیکھ رہے تھے کہ اچانک کسی کی آواز سن کر اپنے بائیں جانب دیکھا ایک بزرگ کھڑے تھے جو انسے پوچھ رہے تھے۔۔۔

"بیٹا پہلے نہیں دیکھا آپ کو یہاں۔۔۔کون ہو۔۔۔؟؟"

"اسلام علیکم! دراصل۔۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

حازم نے پوری بات انکے گوش گزار دی تو وہ تاسف سے انہیں دیکھتے نفی میں سر ہلانے لگے اور پھر انہیں اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کرتے انہیں ایک خیمے میں لے گئے جہاں کوئی بھی نہیں تھا انہیں وہاں بٹھا کر وہ خود باہر چل دیے۔۔۔وہ دونوں ایک نظر انہیں پھر ایک دوسرے کو دیکھتے واپس سامنے دیکھنے لگے کچھ دیر بعد جب وہ واپس آئے انکے ساتھ ایک خاتون بھی تھیں ان دونوں کے ہاتھ میں چاندی کی تھالیں تھیں۔۔۔دونوں نے ایک ایک تھال عائلہ اور حازم کو دی۔۔۔

"تھک گئے ہو گے بہت پہلے کچھ کھالو پھر بات کرتے ہیں"

بھوک تو انہیں واقعی بہت لگی تھی تبھی سر ہلا کر کھانے کو دیکھا اور ایک نظر پھر ایک دوسرے کو کیوں کہ وہ دونوں ہی نہیں جانتے تھے کہ یہ کیا ہے۔۔۔اب تھال کچھ یوں تھی کہ اس میں ایک چاندی کا کٹورا تھا جس میں کچھ شوربا تھا اسکے ایک طرف جانے کونسا گوشت تھا اور دوسری طرف شاید گندم کی روٹی تھی لیکن بھوک زیادہ تھی سو انہوں نے بنا کوئی سوال کیے چمچ سے کھالیا جو بھی تھا بھوک کے

www.novelsclubb.com

ماروں کو بہت لذیز لگا۔۔۔ حازم اور وہ بزرگ آگے کو رخ کر کے بیٹھے تھے اور عائلہ اور وہ خاتون پیچھے بیٹھے تھے کہ حازم کی پشت عائلہ کی طرف تھی۔۔۔

جیسے ہی وہ لوگ کھانا کھا کر فارغ ہوئے بزرگ نے انہیں بتانا شروع کیا اب وہ چاروں آمنے سامنے بیٹھے۔۔۔

"بات یہ ہے یہاں ہر پانچ سے سات سال بعد کوئی نہ کوئی ضرور آتا ہے اور ہمیں یہی بتاتا ہے کہ وہ ایک پاکستانی ہے لیکن سچ بات تو یہ ہے کہ نا ہم پاکستان کو جانتے ہیں نا وہاں کی کسی جگہ کو بس اتنا جانتے ہیں کہ ایک دروازہ کھلتا ہے جو اپنے بند ہونے سے پہلے ہمارے لیے کسی دوسری دنیا کا مہمان لاتا ہے اس بار آٹھ سالوں بعد کوئی آیا ہے ہر بار تو کوئی ایک ہی آتا ہے یہ پہلی بار ہے کہ دو مہمان ایک ساتھ آئے ہیں میرا اس دنیا میں تجربہ اکیاسی سال کا ہے اور اب تک میں بارا مہمانوں کو خوش آمدید کہہ چکا ہوں تمہیں بھی کہتا ہوں اور۔۔۔ یہ تم لوگوں کے لیے یقیناً غمگین خبر ہے کہ تم لوگ اب یہاں سے نہیں جا سکتے۔۔۔"

ان بزرگ نے جیسے ہی بات ختم کی وہاں عائلہ کی ہچکی کی آواز آئی وہ جو کب سے ضبط کر رہی تھی اب رو دی تھی یعنی وہ اپنے گھر اب کبھی نہیں جائے گی۔۔۔حازم کی انکھ سے بھی ایک آنسو ٹپکا تھا۔۔۔پھر ہمت کرتے اسنے بزرگ سے پوچھا۔۔۔

"بابا کوئی تو راستہ ہو گا۔۔۔؟؟"

"نہیں بیٹا معذرت کے ساتھ کوئی راستہ نہیں ہے۔۔۔"

خاتون نے عائلہ کو اپنے ساتھ لگایا۔۔۔اور حوصلہ دینے لگیں جب وہ دونوں کچھ حد تک سنبھل گئے تو خاتون عائلہ سے مخاطب ہوئیں۔۔۔

"میرا نام زلیخا ہے۔۔۔مجھے یہاں زلیخا بی کہتے ہیں انکو سب ہی یہاں بابا کہتے ہیں تم دونوں آج سے ہمارے مہمان ہو ہمارے ساتھ رہو گے جب تک اس ماحول کے عادی نا ہو جاؤ۔۔۔تم بتاؤ بیٹا کیا نام ہے تمہارا۔۔۔۔؟؟"

اب انہوں نے عائلہ سے پوچھا۔۔۔تو عائلہ اپنے غم میں سب بھول گئی اور اپنی مخصوص دھیمی آواز میں کہنے لگی۔۔۔

"میرا نام عائلہ ہے۔۔۔عائلہ نور"

خازم نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا جسکی ایک دم آواز بدلی تھی اور پھر نام سنتے گو یا وہ کیسے سُن ہو گیا تھا اسے بزرگ کی آواز کسی کھائی سے آتی سنائی دی۔۔۔

"اور تمہارا کیا نام ہے جوان۔۔۔؟؟"

"ح۔۔حازم۔۔۔"

اسکی آواز کانپی تھی جسے عائلہ نے نظر انداز کر دیا تھا۔۔۔اب انہیں الگ الگ خیموں میں ٹھہرایا گیا تھا دونوں نے نماز پڑھی تو زلیخا بی انہیں کھوہ دے گئیں دونوں

www.novelsclubb.com

اپنی اپنی سوچوں سے لڑ رہے تھے اور پھر آرام کرنے کی غرض سے لیٹ گئے دونوں ہی ایک جیسا تھکے ہوئے تھے تو نیند جلد مہربان ہو گئی۔۔۔

انہیں یہاں آئے تین دن گزر گئے تھے۔۔۔ عشاء کے بعد کا وقت تھا زلیخا بی نے حازم کو کہہ دیا جو باہر لکڑیوں کو آگ لگائے ہاتھ سیک رہا تھا۔۔۔ احترام سے انسے سلام کرتا کہہ لے کر اسنے انہیں عائلہ کو ملنے کا پیغام بھجوایا۔۔۔ زلیخا بی اب کہہ لیے عائلہ نور کے پاس چل دیں اسے حازم کا پیغام دیا تو وہ اپنا نقاب کرتی باہر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

وہ جیسے ہی باہر آئی حازم اسے دیکھتے کھڑا ہوا۔۔۔

"اسلام علیکم !۔۔۔"

نظریں ہنوز اسکے قدموں پر جمی تھیں۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔"

سپاٹ لہجے میں جواب دیتے وہ اسکے اشارہ کرنے پر دوسری طرف بنے لکڑی کے بینچ پر بیٹھ گئی۔۔۔

"کیسی ہیں نور۔۔۔؟؟"

"آپکو کچھ بات کرنی تھی۔۔۔؟؟"

وہی بے تاثر لہجہ حازم کے دل کو کسی نے مٹھی میں کیا تھا۔۔۔

"آپ نے مجھسے اپنی پہچان کیوں چھپائی تھی بتایا کیوں نہیں۔۔۔"

وہ ابھی بول رہا تھا کہ عائلہ نے اسکی بات بیچ میں کاٹی تھی۔۔۔

"ضروری نہیں سمجھا۔۔۔"

کچھ پل کے لیے وہ بلکل بولنے کے قابل نہ رہا تھا۔۔۔ پھر کچھ دیر بعد لہجے میں نرمی سموئے پھر مخاطب ہوا۔۔۔

"میں نے ہر طرح سے کوشش کرلی ہے نور ہمارے یہاں سے جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے سب ایک ہی بات کہتے ہیں۔۔۔ اب ہم۔۔۔ یہاں سے کبھی نہیں۔۔۔ جا سکتے۔۔۔"

اسکی بات پر عائلہ کی آنکھوں میں افسردگی در آئی تھی جو حازم کو ایک نظر دیکھنے پر بھی اسکی نگاہوں سے چھپی نہ رہی تھی۔۔۔

"نور میں بہت حیران ہوتا ہوں ہمارا دوبارہ ملنا کوئی اتفاق نہیں بلکہ معجزہ ہے۔۔۔ اور مزے کی بات پتہ ہے کیا ہے نور۔۔۔؟ یہاں ہم دونوں ایک جیسے ہیں نا آپ محل بھر کی لاڈلی ہیں نا میں معمولی سا ٹیچر ہم دونوں ایک جیسے ہیں۔۔۔"

"ان سب باتوں کا مقصد۔۔۔؟؟"

اسنے سخت لہجے میں پوچھا۔۔۔

"مجھ سے نکاح کریں گی نور۔۔۔؟؟"

حازم نے بہت ہمت کر کے بلآخر کہہ دیا لیکن عائلہ اسکی بات سنتی جھٹکے سے اٹھی تھی۔۔۔

"دماغ ٹھیک ہے آپکا۔۔۔؟؟"

حازم بھی اسکے ساتھ ہی اٹھا تھا۔۔۔

"میری بات سنیں نور پلیز۔۔۔"

"کہیں کیا کہنا چاہتے ہیں آپ۔۔۔؟؟

"نور یہ دنیا نئ ہے ہم دونوں یہاں اجنبی ہیں کیا ہمیں اپنی نئ زنگی کی شروعات نہیں کرنی چاہیے۔۔۔؟؟میں سچ میں اب تھک گیا ہوں نور۔۔۔"

حازم کا لہجہ بھیگا ہوا تھا۔۔۔

"آپ تھک گئے ہیں۔۔۔حازم صاحب آپ۔۔۔؟؟بس کیجیے پلیز چھوڑ کر چلے گئے تھے نااب میں بہت آگے بڑھ گئی ہوں۔۔۔دوبارہ ایسا سوچنا بھی مت۔۔۔"

وہ کہہ کر واپس جانے لگی نقاب میں چہرہ آنسوؤں سے تر تھا وہ جاتے جاتے ایک دم پلٹی۔۔۔

"بس ایک سوال کا جواب دیں اللہ کے لیے پسندیدہ چیز چھوڑنا نیکی ہے لیکن کسی کو آس دلا کر چھوڑ دینا جائز ہے۔۔۔؟؟کسی سے محبت کر کے منجدار میں چھوڑ کر جانا ٹھیک ہے میں مانتی ہوں میں اندھیروں میں تھی خدا سے دور تھی مجھے راہِ راست پر لانے کے اور بھی بہت راستے تھے حازم آپکو چھوڑ جانا ہی کیوں بہتر لگا۔۔۔؟؟"

"نور میری بات۔۔۔"

حازم نے کچھ کہنا چاہا تو عائلہ نے ٹوک دیا۔۔۔

"نہیں ایک منٹ۔۔۔"

وہ اب باقاعدہ رونے لگی تھی کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی لیکن جیسے آج تین سالوں کا غبار نکلنے کو بیتاب تھا۔۔۔وہ سارے شکوے جو اندر ہی کہیں دب گئے تھے۔۔۔

"کیا چاہا تھا میں نے آپ سے ہاں۔۔۔عزت سے رشتہ جوڑنے کی بات کہی تھی لیکن آپ نے کیا کیا۔۔۔؟؟ جانتے ہیں غرور بھی مختلف قسم کے ہوتے ہیں اور مجھے اپنی دولت پر کوئی غرود نہیں تھا لیکن آپکو آپکے علم کا غرور تھا آپ مان لیں آپ نے اب مجھے کھو دیا ہے۔۔۔"

یہ کہہ کو اندر بھاگنے لگی تھی کہ حازم کی تھکی تھکی سی آواز نے اسے قدم روکنے پر مجبور کر دیا۔۔۔

"لایا تھا میں اپنے ماں باپ کو آپکے محل میں۔۔۔"

جہاں حازم کی آنکھ سے ایک آنسو ٹپکا تھا وہیں اس سچائی پر عائلہ کی آنکھوں میں الجھن در آئی تھی۔۔۔وہ واپس پلٹی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"جھوٹ۔۔۔"

"یہ سچ ہے جس روز آپ سے بات ہوئی تھی اس سے ایک دن پہلے میں لایا تھا اپنے والدین کو آپکے محل۔۔۔آپکے آغا جان نے ہمیں ہماری اوقات یاد دلا دی تھی جو شاید میں بھول گیا تھا۔۔۔انہوں نے دھمکی دی تھی کہ اگر دوبارہ آپکے آس پاس بھی دکھا تو وہ مجھے جان سے مار دیں گے۔۔۔کیا کرتا میرے ماں باپ ڈر گئے تھے انہوں نے اپنی قسم دی تھی اور مجھے لندن بھجوا دیا۔۔۔آپکو بتانا چاہتا تھا لیکن ہمارے تعاقب میں آپکے گھر کے غلام تھے۔۔۔میں مغرور نہیں تھا نور بے بس تھا۔۔۔لیکن دیکھیں ہم لوگ جانے کیا کیا سوچتے ہیں کرتے ہیں لیکن خدا کا وعدہ سچّا ہے اس نے ہمارے نصیب میں ملن لکھا تھا اور ہمیں ایک دوسرے کے حق میں بہترین بنا کر ہمیں کہاں دنیا کے کس کونے میں لا کر ملوا دیا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

حازم کی تشکر بھری آنکھیں آسمان کی جانب اٹھی تھیں اسکی ہر بات سچی تھی

اور گواہی عائلہ نور کا دل دے رہا تھا۔۔۔

اسنے سختی سے آنکھیں میچتے دوبارہ کھولیں۔۔۔

"میں نے آپکی ہر بات پر یقین کیا حازم "

"وقت نے تھکا دیا ہے نور ہم دونوں کو اب خدا نے اگر ایک موقع دیا ہے تو

اسے گنواتے نہیں ہیں۔۔۔ ساتھ جیتے ہیں۔۔۔ خدا کو بھی یہی منظور ہے اللہ

کے لیے مجھے قبول کر لیں۔۔۔"

پھر کچھ یاد کرتے تھوڑا دور ایک درخت کے پاس گیا وہاں سے ایک ٹہنی

توڑی جس پر پانچ پتّے لگے تھے اسے لیے وہ عائلہ کی جانب آیا جس نے اسکی

ساری کاروائی الجھی نظروں سے دیکھی تھی۔۔۔ حازم اس سے کچھ قدم دور

گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔۔۔ اسے یونیورسٹی کی وہ صبح یاد آئی جس دن وہ اس

سے اپنی ایسی خواہش کا اظہار کر رہی تھی جسے وہ مسکرا کر ٹال گیا تھا لیکن اسے یاد تھا۔۔۔

"عائلہ نور مجھے میری خامیوں سمیت قبول کریں گی۔۔۔؟؟ مجھ سے نکاح کر کے مجھے مکمل کر دیں۔۔۔"

عائلہ نے نم آنکھوں سے اسکی آنکھوں میں دیکھا جس سے اب کئی آنسو زمین بوس ہوئے تھے لیکن وہ اس وقت پوچھنے کا حق نہیں رکھتی تھی محض سر اثبات میں ہلا کر اسکے ہاتھ سے ٹہنی لیتے مسکرا دی وہ آنکھیں جو تین سالوں سے اداس تھیں آج وہ بھی مسکرا رہی تھیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

"اللہ اکبر اللہ اکبر"

آنکھیں ہنوز بند تھیں اسکے کانوں میں آزان کی آواز گونجی وہ تب بھی نہ اٹھی۔۔۔

'آج میں وتر پہلے ہی پڑھ چکی ورنہ نیند تو آئی نہیں تہجّد پڑھ لیتی۔۔۔'

وہ سوچ رہی تھی کہ اسکے کانوں میں آواز پڑی۔۔۔

"اصّلاۃ خَیرُ مِنَ النّوم"

وہ جھٹکے سے اٹھی تو نظر سامنے گھڑی پر پڑی جو اب پانچ بجا رہی تھی۔۔۔

وہ تاسف سے سر ہلاتی اٹھ گئی اور وضو کے لیے غسل خانے کا رخ کیا۔۔۔

'تو فجر کی آزان ہو رہی تھی مطلب یہ تو طے ہے کہ میرے دیدوں میں نیند نہیں۔۔۔'